احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ یکم جنوری 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ یکم جنوری 2003ء 27 شوال 1423 ہجری- یکم صلح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 1

آخری کلام

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا-

(سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب فی التلقین حدیث نمبر 2709)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے- بڑی عمر ہوگئی ہے تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں اور تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں- کیونکہ گزرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے- پس یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافر خانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے- اور اس کی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (-) میں نے جن اور انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں- مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض اور غایت کو مدنظر رکھیں، وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہوجاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں- وہ دنیا ہی میں منہمک اور فنا ہوجاتے ہیں- انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے ہاں اس وقت پتہ لگتا ہے جب قابضِ ارواح آکر جان نکال لیتا ہے- پس اس دھوکا سے خبردار رہو- ایسا نہ ہو کہ مرنے کا وقت آجاوے اور تم خالی کے خالی ہی رہو- یہ شعر اچھا کہا ہے ۔

مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار
مباش ایمن از بازیٔ روزگار

ایک دفعہ ہی پیام موت آجاتا ہے اور پتہ نہیں لگتا- انسانی ہستی بہت ہی ناپائدار ہے- ہزار ہا مرضیں لگی ہوئی ہیں- بعض ایسی ہیں کہ جب دامنگیر ہوجاتی ہیں تو اس جہان سے رخصت کرکے ہی رخصت ہوتی ہیں-

جبکہ حالت ایسی نازک اور خطرناک ہے تو ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنے خالق اور مالک خدا سے صلح کرلے- (دین) نے جو خدا پیش کیا ہے اور (فرمانبرداروں) نے جس خدا کو مانا ہے وہ رحیم، کریم، حلیم، توّاب اور غفّار ہے- جو شخص سچی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے- لیکن دنیا میں خواہ حقیقی بھائی بھی ہو یا کوئی اور قریبی عزیز اور رشتہ دار ہو وہ جب ایک مرتبہ قصور دیکھ لیتا ہے- پھر وہ اس سے خواہ باز بھی آجاوے مگر اسے عیبی ہی سمجھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کیسا کریم ہے کہ انسان ہزاروں عیب کرکے بھی رجوع کرتا ہے تو بخش دیتا ہے-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 137)

احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو

ادارہ الفضل کی طرف سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے جملہ احباب کو نیا سال 2003ء مبارک ہو- اللہ تعالیٰ نیا سال تمام انسانیت اور جماعت احمدیہ کیلئے بابرکت کرے اور اس سال کو بھی اپنی تائیدات اور افضال کا سال بنادے- آمین

حضور انور کو خوشی پہنچائیں

اپنے اپنے اضلاع وحلقہ جات میں تعلیم القرآن کلاسز کا اجراء کریں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوشی بہم پہنچائیں-

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

شادی کی بابرکت تقریب

مکرم صاحبزادہ مرزا عدیل احمد صاحب واقف زندگی اسسٹنٹ مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ابن محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ و صدر انصاراللہ پاکستان کی تقریب شادی مورخہ 21 دسمبر 2002ء کو سرانجام پائی- حلقہ بیت السبارک میں تقریب رخصتی کے موقع پر ہی ان کا نکاح حضرت مرزا عبدالحق صاحب صدر مجلس افتاء وامیر ضلع سرگودھا نے ہمراہ مکرمہ عطیۃ اللطیف صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب آف انگلستان بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پڑھا اور رخصتی کے موقع پر دعا کروائی- اگلے روز 22 دسمبر 2002ء کو دارالصدر میں ولیمہ کی تقریب ہوئی جس میں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی- اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی- مکرم مرزا عدیل احمد صاحب حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے پوتے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے نواسے ہیں- مکرمہ عطیۃ اللطیف صاحبہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مرحوم کی نواسی ہیں- احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے-

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1955ء (4)

مئی سیرالیون سے پندرہ روزہ اخبار افریقن کریسنٹ جاری ہوا۔

یکم جون حضور کی زیورک واپسی

4 جون حضور نے زیورک کا مشن ہاؤس ملاحظہ فرمایا۔

5 جون حضور نے ایک ٹی پارٹی کے موقع پر زیورک کے احباب سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔

8 جون سوئس ٹیلی ویژن پر حضور کا انگریزی میں انٹرویو نشر ہوا۔ نیز یوگوسلاویہ کا ایک باشندہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔

10 جون حضور بذریعہ کارلوگانو مقام پر تشریف لے گئے۔

11 جون حضور اٹلی کی مشہور بندرگاہ وینس پہنچے۔

14 جون حضور آسٹریا تشریف لے گئے۔

15 جون حضور کی جرمنی آمد۔ نیورمبرگ پہنچے۔

17 جون حضور ہیگ تشریف لائے۔

19 تا 24 جون حضور کا ہالینڈ میں قیام۔

20 جون میاں افضل حسین صاحب سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں انعامات تقسیم کئے۔

25 جون حضور کی ہمبرگ آمد۔ ایک مشہور جرنلسٹ نے حضور کا انٹرویو لیا۔

26 جون جرمنی کے ایک مشہور مستشرق KAMAOOR نے حضور کے ہاتھ پر احمدیت قبول کی۔ ان کا نام زبیر رکھا گیا۔ ایک استقبالیہ تقریب سے حضور کا انگریزی میں خطاب اور جرمنی میں جلد بیت الذکر تعمیر کرنے کی تحریک۔

27 جون حکومت جرمنی کے کئی اہم افسران سے حضور کی ملاقات۔ مقامی جماعت کی دعوت میں حضور نے نصف گھنٹہ انگریزی میں خطاب فرمایا۔ کئی اخبارات میں ان دونوں تقاریب کی خبریں شائع ہوئیں۔

29 جون حضور کی ہالینڈ آمد۔

جون خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں شعبہ مجالس بیرون کا قیام۔

یکم جولائی حضور نے ہیگ میں خطبہ ارشاد فرمایا۔

3 جولائی حضور کی لندن آمد۔

3 جولائی حضرت حکیم شیخ فضل حق صاحب بٹالوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1892ء)

22 تا 24 جولائی لندن میں مربیان احمدیت کی عالمی کانفرنس حضور کے زیر صدارت ہوئی۔ حضور نے ایک دن پہلے تمام احمدیوں کو ایک خط کے ذریعہ دعا کی تحریک کی۔ اس کانفرنس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

27 جولائی مالٹا کے ایک انجینئر نے لندن میں حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس طرح مالٹا میں جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔

28 جولائی حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1904ء)

29 جولائی حضور نے لندن سے جماعت کے نام 15ویں پیغام میں عیدالاضحیٰ کی مبارکباد دی۔

30 جولائی حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ عیدالاضحیہ ارشاد فرمایا۔ اس تقریب میں 500 افراد شامل ہوئے۔ عید کے بعد حضور کی ڈسمنڈ شا سے ملاقات۔

31 جولائی ہندوستان کے مشہور ادیب اور مذہبی رہنما خواجہ حسن نظامی کا انتقال ہوا آپ کے جماعت احمدیہ سے نہایت گہرے مراسم تھے۔

جولائی سیرالیون میں حضرت مولانا نذیر احمد علی کے نام پر نذیر (احمدیہ) پریس قائم کیا گیا۔

جولائی جامعہ نصرت ربوہ کا نتیجہ 63 فیصد رہا۔ جب کہ یونیورسٹی کے نتائج صرف 22 فیصد تھے۔

4 اگست جماعت احمدیہ نائیجیریا کے ایک نمائندہ وفد نے حضور سے ملاقات کی اور ان کی درخواست پر حضور نے جماعت نائیجیریا کو اپنی چھڑی تبرکاً عنایت فرمائی۔

رپورٹ: راغب ضیاء الحق مربی سلسلہ بوآکے۔ آئیوری کوسٹ

مجلس خدام الاحمدیہ بوآکے، آئیوری کوسٹ کا اجتماع

آئیوری کوسٹ میں تربیتی اغراض کے پیش نظر مختلف پروگرام ترتیب دئے جاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مورخہ 29، 30 اور 31 مارچ بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار مجلس خدام الاحمدیہ بوآکے ریجن کا سالانہ اجتماع بمقام مشن ہاؤس بوآکے میں اعلیٰ دینی روایات اور روحانی ماحول میں منعقد ہوا۔

باجماعت نماز تہجد، نمازوں کی ادائیگی، درس القرآن، تربیتی تقاریر اس اجتماع کا خاصہ رہیں۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں خدام الاحمدیہ کی تمام مجالس نے بڑے جوش و جذبہ کے ساتھ حصہ لیا۔ نیز نومبایعین نے کثرت سے اس اجتماع میں شرکت کی۔

اس سہ روزہ اجتماع کا آغاز جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد ہوا۔ خدام کے گروہ در گروہ جمعہ کے دن صبح سے اپنی اپنی بسوں پر بڑے بڑے بینر لگائے ہوئے بوآکے پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ اس اجتماع کا باقاعدہ افتتاح بعد نماز مغرب وعشاء پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔

افتتاحی اجلاس ریجنل مشنری بوآکے مکرم عمر معاذ صاحب کولی بالی کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم معاذ صاحب نے "جولا" زبان میں خطاب فرمایا۔ اس تقریب کے آخر پر دور دور کے گاؤں سے آئے ہوئے خدام نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جس میں انہوں نے اجتماع کے منعقد کرنے پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور آئندہ بھی ایسے اجتماع منعقد کرنے پر زور دیا۔

ہفتہ کی صبح پروگرام کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ اور بعد نماز فجر مکرم عمر معاذ صاحب نے درس القرآن دیا۔ اس کے بعد ورزشی مقابلوں کا آغاز ہوا۔

خدام کے ورزشی مقابلہ جات میں رسہ کشی، فٹ بال کے مقابلہ جات شامل رہے۔

اسی طرح علمی مقابلہ جات میں حسن قراءت، حفظ قرآن، جولا زبان میں سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ، قصیدہ کے دس اشعار - اور دینی معلومات کے مقابلہ جات شامل تھے۔

خدام نے بڑے جوش و جذبے کے ساتھ ان مقابلوں میں حصہ لیا۔ فٹ بال فائنل Bouake اور Takana کی مجالس کے درمیان ہوا۔ ہفتے کی رات کھانے کے بعد مختلف ممالک کے اجتماع کی ویڈیو فلم دکھائی گئی جس کی غرض اس اجتماع میں شامل ہونے والے خدام و نومبایعین کو جماعتی روایات سے متعارف کروانا اور جماعتی اجتماعات کا نمونہ پیش کرنا تھا۔ اس سے خدام میں ایک نیا جوش و ولولہ پیدا ہوا۔

اس اجتماع کا اختتامی اجلاس اتوار کے روز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مکرم عبدالرشید انور صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم قائد صاحب بوآکے نے رپورٹ پیش کی۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے خدام کی کارکردگی کو سراہا اور مسرت کا اظہار کیا۔ اور دعا کروائی۔ اس اجتماع کی حاضری 275 رہی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اجتماع بہت ہی بابرکت فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی خواہشات کے مطابق خادم دین اور بہترین داعی الی اللہ بنائے اور احمدیت کو فتح مبین عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 نومبر 2002ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

عطاء الوحید باجوہ صاحب

رفقاء حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات

حفاظت الٰہی کے واقعات

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

1907ء کی بات ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اب سلسلہ کا کام بڑھ رہا ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ بعض نوجوان دورونزدیک دعوت الی اللہ کے کام کے واسطے اپنی زندگیاں وقف کریں- مفتی صاحب جو ہمیشہ اس انتظار میں ہوتے تھے کہ خدمت کا کوئی موقع ہو اور وہ اس کو حاصل کریں- انہوں نے فوراً حضرت صاحب کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ ''اگر اس لائق سمجھا جاؤں تو دنیا کے کسی حصہ میں بھیجا جاؤں-''

حضرت صاحب نے اس پر اپنے قلم سے تحریر فرمایا ''منظور'' حضرت مسیح موعود کی عطا کردہ اس منظوری کے مطابق مفتی صاحب کو پہلے برطانیہ اور پھر امریکہ میں قریباً سات سال تک خدمت دین کی عظیم سعادت حاصل ہوئی-۔1917ء میں اس دور کا آغاز ہوا جب آپ انگلستان کے لئے روانہ ہوئے- بمبئی سے جہاز کے روانہ ہوتے ہی مفتی صاحب کی دعوت الی اللہ کا آغاز ہوگیا- اور تین دن کے اندر اندر ایک انگریز نے احمدیت قبول کرلی- اور پھر یہ سلسلہ جاری رہا- سفر کے دوران ہی متعدد افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کی- سفر کی ابتداء میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوشخبری کے طور پر نظارہ دکھا دیا تھا- کہ آپ خیریت سے منزل پر پہنچ گئے ہیں- راستہ میں ایک موقعہ ایسا آیا کہ یہ خدشہ ظاہر کیا جانے لگا- یہ جہاز ڈوبنے والا ہے- جہاز میں کہرام مچ گیا ہر مسافر جان بچانے کی فکر میں تھا- مفتی محمد صادق صاحب لوگوں کو تسلیاں دیتے- چنانچہ جہاز خیریت سے منزل پر پہنچا اور مفتی صاحب کو دعوت الی اللہ کا ایک عمدہ موقعہ مل گیا-

حضرت مفتی محمد صادق صاحب یہ واقعہ تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں- 1917ء میں جب کہ جنگ عالمگیر اپنے پورے شباب پر تھی- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجھے حکم دیا کہ دعوت دین کے لئے انگلستان جاؤ-

عورتوں نے حضور کی خدمت میں عرض کی حضور سمندری سفر خطرے سے خالی نہیں لوگ گیہوں کی طرح پس رہے ہیں- اگر حضرت مفتی صاحب کو ابھی روک لیا جائے- تو بہتر ہے- اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ گیہوں چکی میں پسنے کے لئے ڈالے جاتے ہیں- مگر ان میں سے بھی کچھ اوپر رہ جاتے جو نہیں پستے- تو یہ مفتی صاحب بچے ہوئے گیہوں ہیں پسنے والے نہیں-

جب ہمارا جہاز بحیرہ روم میں داخل ہوا- تو جہاز کے کپتان نے جہاز کے تمام مسافروں کو اوپر ڈیک پر بلایا اور ایک تقریر کرتے ہوئے کہا- یہ سمندر جس میں ہم داخل ہوئے ہیں- جرمن کے سب جہازوں سے بھرا پڑا ہے- اور معلوم نہیں کہ کب ہمارا جہاز ان کے نشانے سے ڈوب جائے- اگر ایسا ہوا- تو یہ جہاز کے ڈوبنے سے پہلے ایک سیٹی بجے گی- چنانچہ کپتان نے سیٹی بجا کر سنائی- پھر کہا کہ جب یہ سیٹی بجے تو یہ کشتیاں جو جہاز کے دونوں طرف لٹک رہی ہیں- آپ لوگوں کے لئے ہیں- پھر اس نے نام بنام کشتیوں کے نمبر بتائے اور سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ ایسے موقعہ پر اپنی اپنی کشتیوں میں بیٹھ جائیں- پھر یہ کشتیاں جہاں کہیں آپ لوگوں کو لے جائیں آپ کی قسمت- ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے-

کپتان کے اس لیکچر کو سننے کے بعد میں اپنے کمرے میں آیا- اور اس خطرے سے بچنے کے لئے اللہ کریم سے گڑگڑا کر دعا کی- اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے کمرے میں کھڑا ہوا ہے اور مجھے انگریزی میں کہتا ہے-

''صادق یقین کرو یہ جہاز سلامت پہنچے گا''

اس خوشخبری کو پا کر میں نے تمام مسافروں کو اور کپتان کو اطلاع دی اور ایسا ہی ہوا- ہمارا جہاز ساحل انگلستان پر سلامتی سے پہنچ گیا- کئی جہاز ہمارے سامنے آگے پیچھے دائیں بائیں ڈوبے ان جہازوں کی لکڑیاں پانی میں تیرتی ہوئی دیکھیں- مگر خداوند تعالیٰ نے ہمارا جہاز سلامت پہنچا دیا-

(لطائف صادق صفحہ 130`131)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

آپ کی دعائیں کسی خاص فرد یا مقصد تک محدود نہیں تھیں بلکہ سارا عالم آپ کی دعاؤں سے مستفید ہوتا تھا ایک دفعہ جب امریکن خلاباز خلاء میں گئے تو فرمایا کہ جس دن انہوں نے اترنا تھا اس دن میں سارا دن ان کی بخیریت زمین پر واپسی کے لئے دعا کرتا رہا اور اگرچہ میں اپنے کام میں لگا ہوا تھا لیکن دل کی کیفیت ان کے لئے مجسم دعا تھی اور جب ان کے اترنے کی اطلاع ملی تو دل حمد الٰہی سے بھر گیا-

(محمد ظفر اللہ خان چند یادیں ص50`51)

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب

مکرم برکات احمد راجیکی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ 1942ء کا ذکر ہے کہ میں لاہور میں ملازم تھا- میرے بائیں کان میں پھوڑا نکلا اور شدید ورم اور درد پیدا ہوئی- جس کی وجہ سے میں بیمار ہو کر رخصت پر قادیان آ گیا- چار ماہ کی رخصت دفتر والوں نے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج شفاخانہ نور کے سرٹیفکیٹ پر منظور کر لی- جب میری رخصت ختم ہونے میں چند دن باقی تھے اور میری طبیعت بھی بہت حد تک سنبھل چکی تھی دفتر کی طرف سے سول سرجن صاحب گورداسپور کو لکھا کہ ہم انچارج شفاخانہ نور کے سرٹیفکیٹ کو کافی نہیں سمجھتے- آپ معائنہ کر کے رپورٹ کریں اور مجھے بھی اس کی نقل بھجوا کر جلد معائنہ کروانے کی ہدایت کی گئی- میری طبیعت پر یہ بوجھ تھا کہ اب رخصت کے آخری دن ہیں اور صحت کافی اچھی ہو چکی ہے- اگر سول سرجن نے لکھا کہ میں ڈیوٹی دینے کے قابل ہوں- تو دفتر والے الزام دیں گے کہ پہلا سرٹیفکیٹ غلط تھا- جس میں اتنے عرصہ کی رخصت کی سفارش تھی اور اگر اس نے کام کے ناقابل بتایا تو افسران بالا جن میں سے ایک میرا سخت مخالف تھا- لمبی بیماری کی وجہ سے ملازمت سے برخواست کرنے کے لئے قدم اٹھا سکتا تھا-

میں نے اپنی اس الجھن کو حضرت والد بزرگوار مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں بیان کیا- آپ نے فرمایا- میں دعا کروں گا تم کوئی فکر نہ کرو- اور گورداسپور جا کر معائنہ کروا لو چنانچہ میں سائیکل پر نہر کے راستہ گورداسپور روانہ ہوا- برسات کا موسم تھا اور آسمان پر کہیں کہیں بادل کے ٹکڑے منڈلا رہے تھے- لیکن میں محفوظ اور بآرام گورداسپور پہنچ گیا- جب میں معائنہ کرا کے واپس لوٹا تو رستہ میں نہر کی پٹڑی پر بارش کے آثار تھے- اور بعض نشیبی جگہوں پر پانی بھی کھڑا تھا- لیکن جہاں سے میں گزر رہا تھا وہاں مطلع صاف تھا- اور اس طرح خاکسار بسہولت اور بغیر بھیگنے کے واپس لوٹا- واپسی پر حضرت والد صاحب نے بتایا کہ جب تم سائیکل پر روانہ ہوئے تو کچھ دیر بعد ایک گھنا بادل چھا گیا- اور بارش شروع ہوگئی- میں نے تمہاری تکلیف اور بے سروسامانی کا خیال کر کے خداتعالیٰ کے حضور التجا کی کہ بارش سے برکات احمد بچ جائے اور اس کو کوئی تکلیف نہ ہو- چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوا اور تم آرام و سہولت سے واپس آ گئے- فالحمدللہ بعد میں دفتر کی الجھن بھی خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے دور فرما دی- (حیات قدسی حصہ پنجم ص174`175)

حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب

25-8-57 کو مکرم چوہدری محمد شریف صاحب وکیل کا تار آیا کہ 1955ء کے سیلاب کی طرح ہمارے گاؤں میں اب بھی سیلاب آنے والا ہے- دعائے خاص کی ضرورت ہے میں نے ایک دو دن دعا کی تو الہام ہوا- '' الآن کما کان '' یعنی پہلے کی طرح ان کا گاؤں انشاء اللہ بچایا جائے گا-

الحمدللہ! کہ آج 10-9-57 کو ان کا خط موصول ہوا- کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے گاؤں کو محفوظ رکھا-

(حیات بقاپوری حصہ سوئم ص 134`135)

حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب

سیٹھ صاحب نے قبول احمدیت کے بعد مولانا میر محمد سعید صاحب سے دریافت کیا کہ اب ہم کیا کریں- میر صاحب نے فرمایا کہ پانچ وقت نماز باجماعت ادا کریں- قرآن مجید پڑھیں اور تہجد ادا کیا کریں- اور خداتعالیٰ کی مخلوق سے بھلائی کریں- سیٹھ صاحب بیان کرتے تھے کہ پہلے مجھے نماز کی عادت نہ تھی اور نہ ہی تہجد اور قرآن مجید سے شناسا تھا- کوشش سے تہجد بھی باقاعدہ ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز میں ایک ذوق اور شوق حاصل ہوا- کئی دن بعد ایک روز تہجد سے فارغ ہوا تو میری زبان پر بار بار (-) (اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا) کے الفاظ جاری ہوئے- اور زبان انہیں بار بار دہرانے لگی- اور خود بخود ہی گریہ و بکا شروع ہوگیا- میری اہلیہ پیرساں بی بی نے رونے کا سبب دریافت کیا- میں نے یہ بات کہہ سنائی- لیکن عربی نہ انہیں آتی تھی نہ مجھے-

بعد میں سیٹھ صاحب پر مصائب کی تیز آندھیاں چلیں- اور مخالفین مخالفت میں سرگرم رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام شرور و آفات سے اپنی حفظ و امان میں رکھا- اور آپ کو الہامات و کشوف سے نوازا- ایک دفعہ رویا میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت دودھ پلایا- جس کا مزہ منہ میں بیدار ہونے پر بھی موجود تھا- سو اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایمان و عرفان سے وافر عطا ہوا-

(رفقاء احمد جلد2 ص212)

حضرت فیض الدین صاحب

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ملک حسن محمد صاحب سمبڑیالوی نے جو حضور مولوی صاحب کے خاص دوستوں میں سے ہیں- بتایا کہ خود حضور مولوی صاحب نے انہیں بتایا تھا- کہ مجھے جب یہ علم ہوا کہ لوگ میرے قتل کے درپے ہیں- تو میں نے کثرت سے اس دعا کا ورد شروع کر دیا- یعنی "اے خدا میری دعا سن- اور اپنے اور میرے دشمنوں کو پراگندہ کر-"

آپ نے فرمایا- کہ میں چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے یہ دعا کرتا رہتا- ایک دن میں محراب کے سامنے بیت الذکر میں بیٹھا ہوا یہی دعا کر رہا تھا- کہ ایک شریر ہاتھ میں ڈنڈا لئے ہوئے گالیاں دیتا ہوا بیت الذکر میں گھس آیا- میں نے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہی دعا پڑھنی شروع کر دی- میں نے محسوس کیا- کہ اس نے دائیں بائیں دونوں طرف چکر لگائے- پھر میں نے دیکھا- کہ وہ کچھ بڑبڑاتا ہوا باہر چلا گیا- آپ نے بتایا کہ میں سمیع و بصیر خدا پر قربان جاؤں- جس نے اپنے تصرف خاص سے مجھے اس شریر کے حملہ سے بچایا- نیز آپ نے یہ بھی فرمایا- کہ اس دعا کو میں نے مخالفت کے دنوں میں بہت مؤثر پایا- (حیات فیض ص 22`23)

حضرت حافظ محمد حسین صاحب

حافظ محمد حسین صاحب تحریر کرتے ہیں کہ حکیم عبدالرحیم صاحب کی وفات کے بعد ٹرپی میں چپکے چپکے مخالفین صلاح مشورے کرنے لگے- ایک دفعہ ٹرپی کے لوگوں نے مشورہ کیا کہ مرزائی چپکے سے کچی بیت میں جمعہ پڑھ لیتے ہیں نہ ان کو کوئی پوچھتا ہے اور نہ کوئی مؤاخذہ کرتا ہے- آئندہ جمعہ سارا گاؤں کچی بیت میں ادا کرے اور بیت پختہ میں ان کو آنے نہ دیں اور آخری دفعہ کچھ باتیں ان سے پوچھ کر ان کا پورا پورا بندوبست کریں چنانچہ اس مشورہ کی اطلاع مجھے بھی کئی دوستوں نے دی اور کہا کہ مناسب ہے تم چند یوم کے لئے کہیں چلے جاؤ- میں نے کہا اگر اب کی دفعہ چلے گئے تو دوسرے جمعہ کو وہ ایسے ہی کریں گے کیوں نہ ان کو اپنے ارمان نکال لینے دیں- جوں جوں جمعہ کا دن قریب آتا جاتا تھا- شور زیادہ ہوتا جاتا تھا- حتیٰ کہ جمعرات کی رات جس کے بعد صبح جمعہ کا دن تھا رات اکیلا دیر تک نماز پڑھتا اور دعا کرتا رہا- ابھی وتر باقی تھے اور سنتوں کے سلام کے لئے التحیات میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکا یک نور کا شعلہ ایک انگلی کے برابر موٹا اور ڈیڑھ دو گز لمبا دور سے آتا ہوا دکھائی دیا اور پہلو کی طرف دل پر آ کر لگا- جس سے بلند آواز سنائی دی جو یہ تھی (-) کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں- فضل اور رحمت کی آواز اس قدر اس وقت بلند تھی کہ اگر بیسیوں شخص میرے پاس ہوتے تو سب کو سنائی دیتی- اس کے بعد وہی حرف درود شریف کے زبان پر تھے- جمعہ تو انہوں نے کچی بیت میں پڑھا- مگر ہم کو کسی نے پوچھا تک نہیں- صرف جمعہ کے بعد ایک دوسرے سے یہ باتیں کرتے ہوئے کہ یہ (یعنی اس کمترین کی طرف اشارہ کر کے کہ) اب تو یہ مرزائی ہو گیا ہے امام کس کو بنائیں- ایک نے کسی کا نام لیا اور دوسرے نے اس پر چوری کا الزام لگایا- دوسرے نے کسی اور کا نام لیا تیسرے نے اس پر کوئی اور الزام لگایا- اس طرح کرتے ہوئے چلے گئے-

(حافظ محمد حسین صفحہ 23`24)

☆ جس روز چوہدری رستم علی کا جنازہ آیا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جنازہ دفنانے کے بعد حضرت مسیح موعود کے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف فرما ہوئے- اکثر دوست حضور کے ہمراہ تھے- حضور دعا فرما رہے تھے کہ خاکسار کو حضور کا چہرہ مبارک دکھائی دیا اور فرمانے لگے محمود کے آج کل بہت دشمن ہیں- مگر خدا کے فرشتے ہر وقت ان کے ہمراہ ہوتے ہیں- ضرورت کے وقت تو بے شمار ہوتے ہیں مگر پانچ فرشتے ہر وقت ہمراہ ہوتے ہیں- اتنے میں حضور دعا سے فارغ ہو گئے اور مجھ سے بھی وہ حالت جاتی رہی-

(حافظ محمد حسین ص 54)

حضرت حکیم عبدالصمد صاحب

حضرت حکیم صاحب ہجرت 1947ء کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس ٹرک میں ہم سوار تھے اس میں حضرت پیر منظور احمد صاحب قاعدہ یسرنا القرآن والے بھی ہمارے ساتھ تھے- جیسے ہی کانوائے حرکت میں آیا حضرت پیر صاحب نے بہ یک زبان بسم اللّٰہ مجرھا پڑھنا شروع کیا اور تمام راستے یہ الفاظ ان کے ورد زبان رہے- ساتھ کبھی کبھی ہم پڑھتے رہے- کئی مقامات خطرے کے آئے مگر اللہ تعالیٰ نے تمام خطرات ٹالے- کانوائے نہر کی پٹڑی پر چل رہا تھا- دوسری طرف سکھوں کے فوجی مورچہ جمائے ہوتے- ایک جیپ میں تیزی سے فوجی لوگوں کو کہتا جاتا ٹرک میں گر جاؤ لیٹ جاؤ خطرہ ہے مگر جب خطرہ ٹل جاتا تو پھر وہ کہتا اب بے شک بیٹھ جاؤ- ٹرک خراب ہو جاتا تو وہ تمام کانوائے کو روک دیتا- جب ٹرک ٹھیک ہو جاتا تو ساتھ لے کر چلتا- بعض لوگوں نے اس سے کہا بھی کہ اس کو یہیں چھوڑ دو جب ٹھیک ہو جائے گا تو پیچھے سے آ جائے گا- مگر اس نے یہ بات نہیں مانی اور کانوائے آہستہ آہستہ چلتا رہا یہاں تک کہ شام ہو گئی- کسی نے اطلاع دی کہ ہم لاہور کی سرحد میں آ گئے ہیں- خوشی سے نعرہ تکبیر بلند ہوئے- جودھامل بلڈنگ پہنچتے پہنچتے ہم کو رات ہو گئی ہم نے دیکھا وہاں نواب محمد جلیل القدر صاحب 'میرے بڑے ماموں' بھی موجود تھے- صبح کو حضور کو اطلاع دی گئی کہ حکیم صاحب بھی معہ بچوں کے اس کانوائے میں آ گئے ہیں- حضور خوش ہوئے- لڑکیاں حضرت اماں جان اور خاندان کی دوسری خواتین سے ملیں- سب بہت خوش ہوئے- حضرت اماں جان نے تو مسکرا کر فرمایا کہ لڑکیو زندہ سلامت آ گئیں؟ انہوں نے جواب دیا آپ ہمارے لئے دعائیں جو بہت کر رہی تھیں-

(رفیق نکتہ داں ص 52`53)

☆ جب قادیان کے حالات زیادہ خراب ہوئے تو لوگوں کو محفوظ مقامات پر لے جایا گیا اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی ہدایت پر ابا جان کو دارالمسیح میں ٹھہرایا گیا مجھے یہ منظر خوب یاد ہے جب ہمارے ابا جان دعائیں پڑھتے ہوئے گھر سے نکلے ہیں تو چاروں طرف سکھ تھے- ابا جان دعائیں پڑھتے آگے چل رہے تھے اور ان کے پیچھے ہم سب یعنی ہم پانچ بہنیں بھابھی اور دو ہماری ماموں زاد بہنیں تھیں- اس طرح سکھوں کے درمیان سے نکلنا معجزے سے کم نہ تھا-

(رفیق نکتہ داں صفحہ 110)

حضرت مولانا شیر علی صاحب

مکرم ڈاکٹر لعل محمد بارہ بنکوی حضرت مولانا شیر علی صاحب کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ:

غالباً 1929ء کے جلسہ سالانہ کی بات ہے کہ میں جلسے کے بعد 10 جنوری 1930ء تک قادیان میں مقیم رہنے کے بعد لکھنؤ واپس جانے کے لئے دارالامان سے روانہ ہوا- میں قادیان کے سٹیشن پر ریل میں بیٹھا گاڑی کے چلنے کا انتظار کر رہا تھا- اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مولانا شیر علی صاحب گھی کا ایک مٹکا ہاتھوں میں اٹھائے گاڑی کے ڈبے میں جھانکتے پھر رہے ہیں- جب آپ اس ڈبے کے سامنے آئے جس میں میں تھا تو آپ نے فرمایا کوئی لکھنؤ جانے والے صاحب بھی ہیں- میں نے فوراً عرض کیا فرمایئے میں جا رہا ہوں- آپ نے فرمایا یہ گھی میرے لڑکے عبدالرحمٰن کو دے دینا وہ لکھنؤ میں اے-ایس-سی میں پڑھتا ہے- میں نے مٹکا لے لیا- حضرت مولوی صاحب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے فرمایا میں آپ کے بخیر و عافیت پہنچنے کے بارے میں دعا کرتا ہوں- مولوی صاحب نے دعا کرائی جس میں میں بھی شریک ہوا- چلتے وقت آپ نے کہا آپ سفر پر جا رہے ہیں- اللہ آپ کے ساتھ ہو-

اسی روز چار بجے سہ پہر کے قریب امرتسر سے میں دوسری گاڑی میں سوار ہوا- جو لکھنؤ سے ہوتی ہوئی سیدھی کلکتہ جاتی تھی- دوسرے روز رات کے بارہ بجے کے قریب کلٹر بک گنج اسٹیشن پہنچنے ہی والی تھی کہ یکا یک ایک دھماکہ محسوس ہوا اور آن کی آن میں یوں معلوم ہونے لگا کہ گویا دریا کا کوئی پل ٹوٹ گیا ہے- اور گاڑی بڑی تیزی کے ساتھ نیچے کی طرف اس طرح جا رہی ہے جس طرح کوئی چیز کنوئیں میں گرتی ہے- سارے مسافر گھبرا گئے- میں نے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا- چند ہی سیکنڈ میں وہ کیفیت دور ہو گئی- اور یوں محسوس ہوا کہ گویا گاڑی رکی ہوئی ہے- بتیاں گل ہو چکی تھیں- اور گاڑیاں رکنے سے چند سیکنڈ کے لئے خاموشی سی چھا گئی- میں اطمینان میں تھا کہ اتنے میں ایک سکھ مسافر نے کہا کہ میاں کس خیال میں ہو فوراً نیچے اترو اتنے میں گارڈ آ گیا- اور وہ چیخ چیخ کر مسافروں کو نیچے اترنے کی ہدایت کر رہا تھا- اس پر میرے بھی کان کھڑے ہوئے جلدی میں کھڑکی کے راستہ سے نیچے اترا نیچے اتر کر معلوم ہوا کہ گاڑی کی ایک مال گاڑی سے ٹکر ہو گئی ہے- اور چیخ پکار پڑی ہوئی ہے- ہمارے سامنے کا ڈبہ اپنے سے اگلے ڈبہ میں گھسا ہوا ہے- اور پٹڑی سے اس طرح اٹھا ہوا تھا- کہ جیسے تازیہ ہوتا ہے- دونوں ڈبوں کے تختے ایک دوسرے میں گھسے ہوئے تھے اور ایک مسافر ان میں پھنسا ہوا تڑپ رہا تھا- سکھ مسافر بولا بواجی قیامت آ گئی- میں نے کہا جس دن آنی ہو گی ایسے ہی آ جائے گی- اس کے بعد مجھے اپنے سامان اور حضرت مولوی صاحب کے مٹکے کا خیال آیا- دیکھا تو حیرت کی انتہا نہ رہی- گاڑی سے گاڑی ٹکرانے اور دنیا الٹ پٹ ہو جانے کے باوجود گھی کا مٹکا جس میں 8-7 سیر کے قریب گھی تھا جوں کا توں اپنی جگہ رکھا ہوا تھا- میں نے خدا کا شکر کیا اور دل میں سوچا کہ یہ حضرت مولوی صاحب کی دعا کا کرشمہ تھا کہ گھی کا یہ مٹکا اور اس مٹکے کے طفیل میں زندہ بچ رہا- پانچ چھ گھنٹے بعد دوسری گاڑی ملی- اور ہم اس میں سوار ہو کر بخیریت لکھنؤ پہنچ گئے- میں نے گھی کا مٹکا حضرت مولوی صاحب کے صاحبزادے عبدالرحمٰن صاحب کو پہنچا دیا-

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب ص 285 تا 288)

حضرت مولانا محمد حسین صاحب

ایک دن ہم جہاز میں کام کر رہے تھے کہ حکم آیا کہ یہ جہاز مع کام کرنے والوں کے بغداد بھیج دیا جائے گا- اس لئے سب کام کرنے والے اپنا سامان جہاز ہی میں لے آئیں- کیونکہ اس وقت بڑی سخت جنگ ہو رہی تھی- میرے دس ساتھیوں نے یہ سنتے ہی رونا شروع کر دیا- مگر میں نے نفل پڑھنے شروع کر دیئے- جہاز کی روانگی کا دو مرتبہ وسل (Whistle) ہو چکا تھا- جہاز کی روانگی میں صرف دو منٹ باقی تھے کہ جنرل صاحب کی طرف سے فون آیا کہ میرے معائنہ کے بغیر جہاز روانہ نہ کیا جائے- چنانچہ جنرل صاحب وہاں پہنچے اور بعد معائنہ جہاز کی روانگی کا حکم دیا- پھر جب اچانک ہم لوگوں پر نظر پڑی تو جہاز کے کپتان سے دریافت کیا کہ یہ فٹر کنارہ کے ہیں یا پانی کے؟ اس نے جواب دیا کہ حضور کنارہ کے- جنرل صاحب نے کہا نہیں نہیں یہ نہیں جائیں گے- صرف پانی کے فٹر ہمراہ لے جاؤ اور ہمیں جنرل صاحب نے جہاز سے باہر آنے کا حکم دیا- بعدہ پانی کے فٹر آ گئے اور جہاز روانہ ہو گیا- رات دو بجے کے قریب اطلاع آئی کہ دشمن نے جہاز غرق کر دیا ہے اور ایک آدمی بھی زندہ نہیں بچ سکا- ہم نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ہماری ابھی زندگی باقی تھی-

(میری یادیں صفحہ 44 تا 45)

اے عزیزو اور میرے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو- سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر (دین حق) کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلاف کی تلواریں تمہارے قلموں پر فخر کریں- (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

انیقہ رشید صاحبہ

مکرم ملک رشید احمد صاحب سابق امیر ضلع اٹک

محترم ملک صاحب کے ساتھ میں نے زندگی کے 29 سال گزارے۔ باوجود عمر کے فرق کے ہماری زندگی بہت اچھی گزری۔ پارٹیشن کے بعد پاکستان آکر ملک صاحب نے F.Sc میں داخلہ لیا۔ ان دنوں ائر فورس میں بھرتی ہو رہی تھی۔ ملکی ضرورت کے تحت اسی میں چلے گئے کئی سال تک مختلف مقامات پر خدمات انجام دیں۔ اور تمغے بھی حاصل کئے ہر جگہ قیام کے دوران جماعت سے رابطہ رکھا۔ بعض خاندانی مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ملک صاحب اور ان کے بہن بھائیوں کی شادیاں بروقت نہ ہو سکی تھیں۔ 1970ء میں جب ملک صاحب کے والد محترم ملک نادر خاں صاحب جو ایک مخلص احمدی تھے کی وفات ہوئی۔ تو ملک صاحب میں خدمت دین کا جذبہ پیدا ہوا۔ کیونکہ والد صاحب کی وفات کے بعد جماعتی اور گھریلو ذمہ داریوں کا ان کو احساس ہو گیا تھا۔ 1972ء میں ان کی والدہ کو ان کی شادی کی فکر ہوئی اور یہ شادی کے لئے رضامند ہوئے۔ جلسہ سالانہ 1972ء کے موقعہ پر ہمارے رشتہ کی بات ہوئی۔ یکم اپریل 1973ء کو مجلس مشاورت کے ختم ہونے کے بعد بیت المبارک میں بعد از مغرب ہمارا نکاح خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے پڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بنفس نفیس اس نکاح میں شامل ہوئے۔ دعا کروائی۔ مبارک باد دی۔ اور شرف معانقہ بخشا 17 جون 1973ء کو رخصتی عمل میں آئی۔ یہاں سے ملک صاحب کی نئی زندگی کا آغاز ہوا محترم ملک صاحب فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے والد محمد سعید صاحب انصاری مربی سلسلہ کی شخصیت اور آپ کے گھریلو ماحول نے مجھے اتنا متاثر کیا۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کیں۔ اور پھر رشتہ کے لئے رضامندی دی۔ شادی سے لے کر وفات تک ملک صاحب اور ابوجان کے درمیان سگے بیٹوں کا سا رشتہ قائم رہا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی بہت عزت و احترام کیا۔ وہ دونوں ہمیشہ دوستوں کی طرح رہے۔

محترم ملک صاحب نے اپنے تمام بھائیوں میں منفرد طبیعت پائی تھی۔ محترمہ اماں جی (والدہ ملک صاحب) فرمایا کرتی تھیں کہ میرا یہ بیٹا اپنے نانا محترم ملک ہاشم خاں آف کھیوڑہ رفیق حضرت مسیح موعود کا مکمل عکس ہے۔ ان کی والدہ کو ان پر بے حد اعتماد تھا۔ وہ ان سے بہت ہی محبت کرتی تھیں۔ محترم ملک صاحب کو بھی اپنی والدہ سے بہت محبت تھی۔ انہوں نے اپنی والدہ کی جو 1980ء میں فوت ہوئیں بہت ہی خدمت کی۔

1974ء کے پر آشوب ایام تھے۔ حالات بے حد خراب تھے۔ ہمارا دانہ پانی تک بند تھا۔ انہیں دنوں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے بیٹے حارث مدثر احمد حال مقیم جرمنی سے نوازا۔ تو بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا یہ اپنے نانا اور نانی کا بیٹا ہے۔ کیونکہ انہیں بہت احساس تھا کہ میرے والدین کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔

اسیری کی سعادت

3 راگست 1974ء کو محترم ملک صاحب ان کے بڑے بھائی محترم برادرم ملک منیر احمد صاحب اور بھائی ظفر احمد ولد ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب سابق امیر ضلع اٹک کو ایک جھوٹے مقدمہ میں ملوث کر کے پابند سلاسل کر دیا گیا۔ یہ سب اسیران راہ مولیٰ بنے تین سال دس دن بعد رہائی ہوئی۔ یہ تین سال بہت صبر اور ہمت سے گزارے مجھے حفاظت کے پیش نظر مرکز میں رہنے کی ہدایت کی۔ ان تین سالوں میں بچے کی محبت میں تڑپتے رہے۔ مگر پایہ استقلال میں لغزش نہ آئی۔ ان کے دل میں جذبہ تھا۔ ایمان کی پختگی تھی۔ جب کبھی میں ہمت ہارنے لگتی۔ تو اتنا حوصلہ دیتے کہ مجھے ندامت محسوس ہونے لگتی۔ جہاں مجھے حوصلہ دیتے۔ وہاں اپنی والدہ محترمہ اور میری والدہ کو بھی صبر اور حوصلہ سے وقت گزارنے کی تلقین فرماتے۔

اسیری کے دوران لکھا:۔

یہ ایک الٰہی امتحان ہے۔ جس کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ تیار رہنا ہے۔ سونا بھٹی سے نکلنے کے بعد کندن بنتا ہے۔ آپ بھی حالیہ مصائب سے نہ گھبرائیں اللہ تعالیٰ کا دامن مضبوطی سے تھامیں۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کا دامن مضبوطی سے تھام لیں گے تو خدا کی رضا ہمیں حاصل ہوگی۔ بہتری کی توقع رکھیں تو خدا ہماری توقعات پوری کرے گا۔ جب ہم اس مصیبت کی گھڑی کو الٰہی تقدیر سمجھ کر صبر کریں گے تو خدا ہمیں خوشیاں دے گا۔ پھر ایک دفعہ لکھا:۔

''موت تو برحق ہے۔ ہر آدمی نے جان جان آفریں کے سپرد کرنا ہے چاہے ہنس کر چاہے رو کر۔ رونے والے کو لوگ بزدل کہتے ہیں۔ جو موت کو مسکراتا ہوا دیکھتا ہے۔ لوگ اسے باہمت تصور کرتے ہیں۔ اگر رونا ہے تو خدا کے حضور روئیں۔ اس میں سوز پیدا کریں۔ خدا ہماری اس عارضی جدائی کو جلد ختم کرے گا۔ یہ منشاء الٰہی ہے۔ اگر ہم صبر سے وقت گزاریں گے۔ تو مصیبت کے یہ دن جلد ختم ہونگے۔ ورنہ یہ عارضی جدائی دائمی جدائی میں بھی بدل سکتی ہے۔ خدا نے یہ سب کچھ ہمارے لئے لکھا ہے تو ہمیں سر تسلیم خم کرنا ہے اگر ہم ثابت قدم رہیں گے تو آنے والی نسلیں ہمیں ہمیشہ یاد رکھیں گی''

الغرض ہر وقت ایمان کو مضبوط رکھنے کی تلقین فرماتے رہے۔ اور توجہ دلاتے رہے۔

1977ء کے بعد تو محترم ملک صاحب نے جماعتی خدمت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا اس وقت ہمارا ضلع بہت بڑا تھا۔ جماعت کے لوگوں کی تعداد بھی کافی تھی۔ ہمارا شہر والا گھر ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب سابق امیر ضلع اٹک کے کلینک کے ساتھ تھا۔ مرکز سے یا کسی اور جگہ سے مہمان آتے وہ مہمان جماعتی ہوں یا ذیلی تنظیموں کے ان میں لجنہ بھی شامل تھیں۔ ان کو ٹھہرانے اور کھانے کا انتظام ہمارے گھر ہوتا۔ بہت ہی زیادہ مہمان نواز تھے۔ وقت بے وقت مہمانوں کی آمد سے ہم دونوں کبھی نہیں گھبراتے تھے۔ خاندان عزیز و اقارب کے علاوہ جماعت کے ہر فرد کے لئے ہمارے گھر کے دروازے ہمیشہ کھلے رہے۔ زیادہ تر جماعتی اور ذیلی تنظیموں کی میٹنگز ہمارے گھر ہوتیں۔ ملک صاحب کی خواہش اور کوشش ہوتی کہ ہمارے ضلع میں جو لوگ باہر سے آئیں ان سے جلد از جلد روابط قائم ہوں۔ کئی سال تک سیکرٹری ضیافت، سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری وقف نو رہے۔ تیرہ سال تک پہلے زعیم اور پھر ناظم انصار اللہ ضلع رہے۔

اس کے علاوہ بھی بہت سی اضافی ذمہ داریاں تھیں۔ مرکز سے جو مہمان آتے ان کو اکثر مجالس کے دوروں پر ساتھ لے کر جاتے۔ محترم امیر صاحب کا دایاں بازو تھے۔ ہمیشہ جماعت اور امیر صاحب کے حکم پر لبیک کہتے۔ اپنی گاڑی اور موٹر سائیکل پر ان کو دوروں پر لے کر جاتے۔ ان کے حکم کے تحت خود بھی لمبے لمبے دورے کرتے بعض اوقات ایسا ہوتا باہر ہی سے محترم امیر صاحب کا حکم آتا تو آپ گھر بتائے بغیر چلے جاتے۔ اور کئی کئی دن نہ آتے۔ بیت الذکر میں تو ان کی جان تھی۔ بیت الذکر کے زیادہ تر کام انہوں نے اپنی نگرانی میں کروائے۔ امیر شہر کی حیثیت سے نئے مربی ہاؤس کی عمارت تیار کروائی اور امیر ضلع کی حیثیت سے مربی ہاؤس کی توسیع کا کام شروع کروایا جو ابھی بھی جاری ہے۔

بیت الذکر سپین کے افتتاح کے موقعہ پر جب ہم مقامی جلسہ کی تیاری کر رہے تھے تو ان کو علم ہوا کہ عورتوں کے حصہ میں Bath Room کی سہولت نہیں ہے۔ تو ایک دن میں Bath Room تیار کروا دیا۔ صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر جلسے کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ تمام مجالس کے دورے کئے۔ اور مع فیملیز جلسہ پر لانے کے انتظامات کرائے۔ بیت الذکر میں جو بھی جلسے ہوتے ان کی بھرپور کوشش ہوتی کہ لوگ زیادہ سے زیادہ شرکت کریں۔ چائے یا کھانے کا بندوبست تسلی بخش ہو۔ سیکیورٹی کا انتظام بہتر ہو۔ عیدین کے موقعہ پر صبح سویرے گھر سے چلے جاتے۔ جو گھر بیت الذکر سے دور ہوتے۔ ان کو اپنی گاڑی میں بعض اوقات دو تین چکر لگا کر بروقت بیت الذکر پہنچاتے۔ جب تک جلسہ سالانہ مرکز میں ہوتا رہا۔ سب گھر والوں کے ساتھ جلسہ میں شرکت کرتے۔ 1977ء سے تو جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی بھی دینے لگے تھے۔ 1986ء میں جلسہ سالانہ U.K میں شرکت کی بھی سعادت حاصل کی۔ مجلس مشاورت میں کئی سال تک جماعت کی نمائندگی کی۔ بعض دفعہ مرکز میں ہفتہ میں دو دفعہ کوئی میٹنگ ہو جاتی تو بہت باقاعدگی سے شرکت فرماتے۔ سفر سے کبھی نہیں گھبراتے تھے۔ 2000ء تک کامرہ اور اٹک کی جماعت ایک تھی تو 1995ء سے 1998ء تک آپ امیر شہر اور نائب امیر ضلع رہے۔ 1998ء سے 2001ء تک امیر شہر اور امیر ضلع رہے۔ مجلس عاملہ اور جماعتی دوروں میں ہم ہمیشہ اکٹھے جاتے۔ جب کبھی میں بطور صدر لجنہ شرکت نہ کر سکتی تو میری نمائندگی کرتے۔ گزشتہ سال جب مجھے مجالس کے انتخاب کے سلسلہ میں مجالس میں جانا تھا۔ تو میرے ساتھ گئے۔ حالانکہ تکلیف دہ بیماری کا آغاز ہو چکا تھا۔ صرف دو انگلیوں سے گاڑی چلا سکتے تھے۔ اور امارت کی ذمہ داریاں بھی تھیں۔ باوجود مالی اتار چڑھاؤ کے جماعتی چندوں میں باقاعدگی رہی۔ اپنے والد اور والدہ کا چندہ تحریک جدید ادا کرتے رہے۔ گزشتہ سال بیوت الحمد کے لئے 51000 روپے کی رقم چندہ میں دی۔ خلیفہ وقت کی ہر تحریک میں شامل ہوتے۔

رمضان المبارک میں ہمیشہ ایسا پروگرام ترتیب دیتے کہ مغرب پر حضور کا درس بھی بیت الذکر میں سنا جا سکے۔ اور افطاری کا انتظام بھی ہو۔ ان کی خواہش ہوتی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس میں شامل ہوں۔ افطاری کی چیزیں گھر سے لے کر جاتے اور خوشی محسوس کرتے۔ حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ وہ لوگوں میں بہت ہی ہر دلعزیز تھے۔ مہمان نواز۔ صاف دل اور وسیع القلب تھے۔ اپنی برادری جو زیادہ تر غیر از جماعت پر مشتمل ہے۔ ان کی خوشی اور غمی میں باقاعدگی سے شرکت کرتے۔ غرباء کی مالی مدد کرتے۔ جس کا کبھی اظہار نہیں کیا۔ ان کی وفات کے بعد مجھے ان کے کاغذات سے علم ہوا۔ محترم ملک صاحب کی ہمیشہ کوشش ہوتی کہ تمام مسائل مقامی جماعتیں خوش اسلوبی سے حل کریں۔ اکثر احمدی و غیر احمدی مرد و خواتین مسائل لے کر ان کے پاس آتے۔ وہ تمام مسائل کو خوش اسلوبی سے سلجھانے کی کوشش کرتے۔ ان میں سادگی کا عنصر شامل رہا۔ وہ بیت الذکر کے کام جب تک صحت رہی خود کر کے خوش ہوتے۔ ان کے کام کرانے کا طریقہ یہ تھا کہ وہ خود کام شروع کر دیتے۔ تو ان کو دیکھ کر سب کام کرنے لگ جاتے۔

محترم ملک صاحب کو احمدیت سے عشق تھا۔ احمدیت کے رشتہ کے مقابلہ میں کوئی رشتہ ان کے سامنے حیثیت نہ رکھتا تھا۔ ہمیشہ احمدیت کے رشتہ کو ہر رشتہ پر فوقیت دی۔ جماعت اٹک کے فعال ممبر تھے

اپنے ذاتی کام خود کرنے کی عادت تھی۔ ہمیشہ اپنے کپڑے خود استری کرتے۔ جوتے خود پالش کرتے۔ مرض الموت کے چند ماہ ایسے تھے جن میں خود یہ کام نہ کر سکتے۔ مہینے کے شروع میں سارا سودا سلف لا کر دیتے۔ تاکہ وقت بے وقت مہمانوں کی آمد پر کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ مچھلی کے اعلیٰ پایہ کے شکاری تھے۔ اس ایسوسی ایشن کے کئی سال ممبر اور عہدیدار

رہے۔ بہت بڑی بڑی مچھلیاں شکار کرتے تھے۔ بہت ہی Antique قسم کا سامان مچھلی کے شکار کے لئے رکھا ہوا تھا۔ اپنے اس شوق کے مقابلہ جات میں شیلڈز اور انعامات بھی حاصل کئے۔

جو بھی نئی کتاب چھپتی ضرور خریدتے جماعتی کتابوں کو خریدنے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ جہاں خود کتابیں خریدتے۔ وہاں دوسروں کو بھی خریدنے کا مشورہ دیتے۔ کتابوں اور اپنی تمام چیزوں کو بہت صاف ستھرا اور ترتیب سے رکھتے۔ بے ترتیبی ان کو پسند نہیں تھی۔ جب حضور نے ہومیوپیتھک طریقہ علاج کے فوائد بتائے تو ہومیوپیتھک کے Box خریدے۔ خود بھی دوائیاں استعمال کرتے اور دوسروں کو بھی بیماری میں دیتے۔ اپنے بھانجے، بھانجیوں، بھتیجے، بھتیجیوں، ان کے بچوں رشتے کے دامادوں اور بہوؤں سے بھی محبت فرماتے۔ بچوں سے تو ان کو بہت ہی محبت تھی۔ نوجوانوں اور بوڑھوں دونوں کی محفل سے ہمیشہ لطف اندوز ہوتے۔ طبیعت میں مزاح بھی تھا۔ اپنے دوستوں کی محفل میں لطائف بھی سنایا کرتے تھے۔ اکثر جیب میں بچوں کے لئے کھانے پینے کی اشیاء رکھتے۔ بچوں کو دیتے، جہاں اپنے رشتہ داروں اور عزیز واقارب کے ساتھ ان کا سلوک مشفقانہ تھا۔ وہاں میری بہنوں، بہنوئیوں اور ان کے بچوں کے ساتھ بھی بہت ہی پیار کرتے تھے۔ ان کی خوشی غمی میں شرکت کرتے۔ میرے ننھیال اور ددھیال سب کے ساتھ ان کے تعلقات نہایت ہی دوستانہ تھے۔ ان سے جو شخص بھی ملا۔ ان کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی وفات پر مجھے بے شمار لوگوں کے خطوط و فون ملے۔ ان کے حسن اخلاق کی وجہ سے بہت سے غیر از جماعت نے بھی جنازہ میں شرکت کی۔

محترم ملک صاحب نے چند ماہ اعصابی تکلیف کی وجہ سے نہایت ہی کرب اور تکلیف میں گزارے۔ مگر ہمت نہ ہاری۔ ہمیشہ صحت کی امید رکھی۔ چلنے پھرنے کی معذوری کے باوجود جماعتی تقاریب میں شرکت فرماتے رہے۔ مجھے اور بچوں کو بھی ساتھ لے کر جاتے رہے۔ 7 جولائی 2002ء کو ہماری مجلس عاملہ کی میٹنگ تھی۔ ان کی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے میں جانا نہیں چاہتی تھی۔ زبردستی مجھے بھیجا اور کہا چھوٹے بیٹے کو بٹھا جاؤ۔ اور کہا جماعت کی خدمت سے کبھی انکار نہ کرنا۔ اکثر کہا کرتے تھے مجھے خدا نے جو مقام دیا ہے وہ صرف احمدیت کی برکت اور مرکز میں رشتہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ میری اس سلسلہ میں ہمیشہ تعریف کرتے۔ اپنی وفات سے چند ماہ پہلے کہا میں بیماری کی وجہ سے جماعت کی خدمت سے محروم ہو گیا ہوں۔ جس دن میں نے جماعت کی خدمت نہ کی تو میں شاید زندہ نہ رہ سکوں۔ ان کی یہ بات سو فیصد درست ہوئی۔ مرتے دم تک یہی خواہش رہی کہ جلد ٹھیک ہو کر جماعت کی خدمت کروں۔ وفات سے چند دن پہلے کہا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں فتح جنگ اور راولپنڈی کے درمیان بیٹھا ہوا ہوں۔ اور ایک بہت بڑا جماعت کا جلسہ ہو رہا ہے۔ میرا دل کر رہا تھا کہ میں اس جلسہ کے سارے انتظامات کراتا۔ مگر اب جن کی ذمہ داریاں ہیں۔ وہ یہ کام انجام دیں گے۔ ان کی وفات کے بعد مجھے خیال آیا کہ یہ جلسہ انکی اپنی وفات کا تھا۔ جس کے فرائض دوسروں نے ادا کئے۔ فتح جنگ روڈ پر واقع احمدیہ قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ 5 جولائی 2002ء کو حضور کو جب خطبہ میں تکلیف میں دیکھا۔ تو اگلے دن صدقہ دیا اور حضور کی خدمت میں خط لکھوایا۔ جس کا جواب ان کی وفات کے ڈیڑھ ماہ بعد ملا۔ حضور کو تکلیف میں دیکھ کر پورے ایک ہفتہ ان کی طبیعت بہت خراب رہی۔ مگر بیٹھے ہوئے کہیں لگتا تھا کہ آپ بیمار ہیں۔ 12 جولائی کو حضور کا خطبہ دیکھا۔ حضور کی صحت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ کئی بار اس کا اظہار بھی کیا۔ صبح جب میں نے انہیں جگایا تو تقدیر الٰہی غالب آ چکی تھی۔ نہایت ہی سکون سے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ حالانکہ میں ان کے قریب بیٹھی جاگ رہی تھی۔ نیند کی حالت میں جان دی۔ چہرے پر ایک نور تھا۔ ایسا لگتا تھا سوئے ہوئے ہیں اور اٹھ کر بیٹھ جائیں گے۔ ان کو اٹک شہر اور اپنی اٹک کی جماعت سے بہت محبت تھی۔ اٹک کی جماعت نے ان کی خدمت بھی کی اور ان کے آخری فرائض بھی ادا کئے۔ ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ نے محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے ارشاد پر اٹک آ کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

تبصرہ کتب

حاصل شام وسحر

نام کتاب: حاصل شام وسحر
مصنف: محمد نصر اللہ راجا صاحب
تعداد صفحات: 514

زیر تبصرہ کتاب کے مؤلف مکرم محمد نصر اللہ راجا صاحب تحریر و تالیف کے میدان میں ایک عرصہ سے شہسواری کر رہے ہیں۔ قبل ازیں آپ کی اردو اور انگریزی میں چار کتب شائع ہو چکی ہیں۔ انگریزی کتب کا تعلق انگریزی زبان سیکھنے کے بارہ میں راہنمائی سے ہے۔ مؤلف جماعتی اخبارات ورسائل میں گزشتہ تین دہائیوں سے چھپ رہے ہیں۔ زیر نظر کتاب آپ کے مطبوعہ مضامین کا مجموعہ ہے۔ کتاب کا تعارف مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے تحریر کیا ہے۔

مشاہیر سلسلہ اور جماعت کی ملی خدمات مؤلف کا خاص موضوع ہے تاہم اس کے علاوہ علمی و تربیتی موضوعات پر بھی قلم اٹھایا گیا ہے۔ مضامین کے سات ابواب بنائے گئے ہیں اور ایک خصوصی ضمیمہ مکرم ثاقب زیروی صاحب کی یاد میں لکھا گیا مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔

پہلے باب میں دینی و تربیتی موضوعات پر مضامین کو شائع کیا گیا ہے دوسرے موضوع کے تحت برکات احمدیت اور خلافت سے متعلق مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔ تیسرے باب میں تعلیمی و اصلاحی عنوانات کے تحت مضامین رکھے گئے ہیں۔ معاشرتی و ملی مضامین چوتھے باب میں ہیں جبکہ جماعت احمدیہ کے مشاہیر کی ملکی و عالمی خدمات کا تذکرہ پانچویں باب کی زینت ہے۔ متفرق مضامین اور دعوت فکر و تدبر دینے والے عنوانات کو چھٹے اور ساتویں باب میں طبع کیا گیا ہے۔

تحریر و تقریر سے وابستہ اہل علم احباب کے لئے مختلف موضوعات و عنوانات کے تحت علمی و تحقیقی کاوش ''حاصل شام وسحر'' کی صورت میں میسر آئی ہے جس سے استفادہ ازدیاد علم کا باعث ہوگا۔ خوبصورت جلد اور پرکشش ٹائٹل قاری کی توجہ حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کتاب کو لوگوں کے فائدہ اور ان کی معلومات میں اضافے کا موجب بنائے۔

حکیم منور احمد عزیز صاحب

طبابت میں ادویہ کا مزاج اور درجے

ادویات کی تاثیر خواص اور فوائد اس کے مزاج اور اس کی طبیعت کے مدارج معلوم ہونے پر منحصر ہے۔ اس کی کسی قدر توضیح و تشریح کی جاتی ہے۔

طبیبوں کی اصطلاح میں کسی دوا کی طبیعت عنصری کو اس دوا کا مزاج اور طبیعت کہتے ہیں۔ دوا کی وہ طبیعت عنصری مندرجہ ذیل نو حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہوگی:۔ معتدل' گرم' سرد' تر' خشک' گرم تر' سرد تر' گرم خشک اور سرد خشک۔

معتدل کو علیحدہ کر کے باقی آٹھ حالتوں کے لئے اطباء نے چار درجے مقرر کئے ہیں۔ معتدل دوائی وہ کہلاتی ہے۔ جو کسی جوان معتدل مزاج یا قریب معتدل جسم میں داخل ہو کر اس کی اصل حرارت جسم میں کوئی زائد تبدیلی یا کیفیت پیدا نہ کرے۔ اگر وہ دوا جسم انسانی میں داخل ہو کر اس کی اصلی حرارت میں کوئی تغیر و تبدل پیدا کر دے تو وہ معتدل نہ ہوگی بلکہ جس قسم کی کیفیت وہ پیدا کرے گی اس کیفیت کے لحاظ سے وہ دوا گرم یا سرد یا گرم تر یا گرم خشک یا سرد خشک یا محض تر یا خشک کہلائے گی۔ پھر ادویات کو چار درجوں میں ترتیب دیا گیا ہے۔ درجہ اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم درجہ اول کی وہ دوا کہلاتی ہے۔ جو کھانے کے بعد بدن کی حرارت میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کرے درجہ دوم کی وہ کہلاتی ہے جو کھانے کے بعد جسم کی اندرونی حرارت میں کوئی تبدیلی پیدا کرے اور کھانے والا محسوس بھی کرے لیکن بیان کرنے سے قاصر ہو یعنی اس دوائی کی ہونے والی تبدیلی کو بیان کرنے کا انداز نہ آتا ہو۔ تیسرے درجہ کی دوائی کھانے سے جسمانی حرارت میں بڑی واضح تبدیلی پیدا ہوگی اور کھانے والا اس تبدیلی کو بڑی شدت سے محسوس کرتا اور بیان کرتا ہے۔ چوتھے درجہ کی دوائی وہ کہلاتی ہے۔ جو کہ یا قریب سمی یا سم قاتل ہو۔ جس کے زیادہ مقدار میں کھانے سے کھانے والے کے علاوہ اس کی حالت جسم سے حرارت اور کیفیت کا اندازہ دوسرے بھی لگا سکتے ہیں۔

ورزش اور دل کی دھڑکن

عمر	ورزش سے فوراً بعد دل کی دھڑکن فی منٹ
20	100-150
25	98-146
30	95-142
35	93-138
40	90-135
45	88-131
50	85-127
55	83-123
60	80-120
65	78-116
70	75-113

(جنگ سنڈے میگزین 8۔اپریل 2001ء)

بدترین لفٹ حادثہ

جنوبی افریقہ میں وال ریف کی سونے کی کانوں میں ایک لفٹ 11 مئی 1995ء کو 490 میٹر (1600 فٹ) کی بلندی سے نیچے گر گئی جس سے اس میں سوار 105 ورکر ہلاک ہو گئے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم وحید احمد صاحب ابن مکرم محمد رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ایڈیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع لاہور کے نکاح کا اعلان مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 27 دسمبر 2002 کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہمراہ مکرمہ ڈاکٹر نوشین تالپور صاحبہ بنت مکرم نور احمد تالپور صاحب امیر ضلع حیدرآباد بعوض سولہ ہزار آسٹریلین ڈالرز پر کیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم طارق حمید سیٹھی صاحب ابن مکرم حمید احمد سیٹھی صاحب گلبرگ لاہور کے نکاح کا اعلان مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور نے مورخہ 4۔اکتوبر 2002ء کو ہمراہ مکرمہ امینہ عظیم صاحبہ بنت مکرم عظیم احمد صاحب لاہور کینٹ بعوض تین لاکھ پچاس ہزار حق مہر پر کیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین اور جماعت کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

مکرم صالح محمد صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح گزشتہ پندرہ بیس دن سے سخت بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ماسٹر رشید احمد صاحب اسلم ابن مکرم محمد یوسف صاحب سابق معلم وقف جدید مورخہ 25 دسمبر 2002ء بروز بدھ صبح نصرت آباد ربوہ میں وفات پا گئے۔ مرحوم خاکسار کے بھتیجے تھے اور کچھ عرصہ سے گلے کے کینسر میں مبتلا تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المہدی میں مرحوم کی نماز جنازہ مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی بہشتی مقبرہ ربوہ میں قبر تیار ہونے پر انہوں نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنی یادگار تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ولادت

محترمہ امۃ القیوم صاحبہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ اطلاع دیتی ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم عبدالحلیم شاہد معلم سرگودھا کو مورخہ 27 دسمبر 2002ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام ''عبدالعلی'' تجویز ہوا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم حبیب اللہ صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ندیم احمد طاہر صاحب کارکن وکالت مال ثانی تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے مکرم میاں محمد محمود احمد صاحب سابق صدر خدام الاحمدیہ جرمنی کو شادی کے چھ سال بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور انور نے یاور محمود عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حکیم میاں محمد طفیل نسیم صاحب آف سانگلہ ہل کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مرحوم آف حافظ آباد کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حمید احمد ساکن دارالعلوم جنوبی مورخہ 29 دسمبر 2002ء بروز اتوار بعمر 52 سال وفات پا گئے۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المہدی میں مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم چوہدری خالد ممتاز صاحب صدر محلہ دارالعلوم جنوبی نے دعا کروائی مرحوم نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو سب غیر شادی شدہ ہیں۔ ان کے بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف دی پنجاب نے MBA (ایوننگ) اور بزنس ایڈمنسٹریشن میں PGD کیلئے داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 3 جنوری 2003ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں مزید معلومات کیلئے جنگ 29 دسمبر 2002ء۔

اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد نے کمپیوٹر سائنس اور ورلڈ ٹریڈ اینڈ انٹلیکچوئل پراپرٹی رائٹس (WTO) میں PGD کیلئے داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم یکم فروری 03ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں مزید معلومات کیلئے جنگ 29 دسمبر 2002ء۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

سعودی عرب کا اڈے دینے سے انکار سعودی عرب نے امریکہ کو اڈے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ سعودی نائب وزیر دفاع پرنس عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز نے کہا کہ ہم اپنے موقف پر قائم ہیں عراق پر حملے کیلئے کسی ملک کو اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ نیویارک ٹائمز میں چھپنے والی رپورٹ غلط ہے۔ عراق کے خلاف امریکہ کو اڈے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

جرمنی امریکہ کا ساتھ نہیں دے گا جرمنی نے عراق کے خلاف امریکہ کا ساتھ دینے سے انکار کیا ہے۔

امریکی افواج امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے خلیج میں افواج کے بھیجنے کے حکم پر دستخط کر دیئے ہیں۔ آئندہ چوبیس گھنٹوں میں امریکی افواج خلیج روانہ ہو جائیں گے تاہم کولن پاول نے کہا صدام کے خلاف طاقت کے استعمال کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ صدام مخالف گروپ کا دعویٰ ہے کہ عراقی حکومت کے پاس تباہ کن ہتھیار ہیں۔

امریکہ کے خلاف مظاہرہ ترکی میں ہزاروں افراد نے عراق پر ممکنہ حملے کے خلاف مظاہرہ کیا۔ امریکہ اور اسرائیل کے مخالف نعرے لگائے اور ان ملکوں کے پرچم بھی نذر آتش کیے گئے۔

یمن میں تین امریکی ڈاکٹر قتل یمن کے ایک مشنری ہسپتال میں کام کرنے والے تین امریکی ڈاکٹروں کو کلاشنکوف سے حملہ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ ملزم ہسپتال میں علاج کراتے کے بہانے داخل ہوا تھا۔ وہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے اور گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ملزم نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ افغانستان سے تربیت حاصل کی ہے۔ ایک اسلامی جماعت سے تعلق ہے۔ اللہ کے قرب کیلئے امریکی ڈاکٹروں کو ہلاک کیا۔

اسرائیل کے لئے جدید ترین اسلحہ بیروت سے شائع ہونے والے ایک روزنامہ میں ابراہیم ابوغانم نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ امریکہ اسرائیل کو جدید ترین اسلحہ اور اقتصادی امداد دینے والا سب سے بڑا ملک ہے اسرائیل کی کل آبادی 60 لاکھ 40 ہزار ہے۔ مجموعی پیداوار 110 ارب ڈالر فی کس ماہانہ آمدنی 1500 ڈالر جبکہ بے روزگاری کی شرح 9 فیصد ہے۔

تارکین وطن نے آگ لگا دی آسٹریلیا میں تارکین وطن نے ایک اور حراستی مرکز کو آگ لگا دی۔ وزیراعظم ہاورڈ نے عزم ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ تارکین وطن اس طرح ہمیں ملکی قانون بدلنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ قبل ازیں آسٹریلیا میں ہیکسٹر کے حراستی مرکز میں تارکین وطن نے آگ لگا دی تھی۔ جس سے 20 لاکھ آسٹریلوی ڈالرز کا نقصان ہوا تھا۔ جبکہ 8 پناہ گزین زخمی ہو گئے۔

حکمرانی کے 25 سال مکمل کویت کے امیر شیخ جابر الاحمد الجابر الصباح نے کویت حکومت پر اپنی امارت کے 25 سال مکمل کر لئے ہیں۔ جو خلیج عرب میں زیادہ حکمرانی کرنے والی پہلی شخصیت ہے۔

بنگلہ دیش میں سردی سے ہلاکتیں بنگلہ دیش میں پڑنے والی سردی کی وجہ سے مزید 35۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس ہفتے سردی کے باعث مرنے والوں کی تعداد 130 تک پہنچ گئی مرنے والوں میں زیادہ تر بوڑھے افراد شامل ہیں۔

کینیا کے نومنتخب صدر کینیا کے نومنتخب صدر موائی کابیکی نے صدارتی الیکشن میں کامیابی کے بعد حلف اٹھا لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرپشن کے خاتمے سمیت سارے وعدے پورے کروں گا۔ ملک کی معیشت کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ تمام وزراء کو اپنے اثاثوں کا اعلان کرنا ہوگا۔

نیا سال مبارک ہو ★ آپکے تعاون اور دعاؤں کیساتھ

لہمنگ لیبارٹریز فرانس کے جدید اور مؤثر ترین مدر ٹنکچرز و شہرہ آفاق ادویات

موٹاپا	یرقان/جگر کے امراض	گردے، پتے کی پتھری	دل کے امراض	اعصابی کمزوری
فائٹولکا بیری Q	کارڈوس میریَنس Q	بربرس ولگیرس Q	کریٹیگس Q	ڈمیانہ Q

فرانس کی سیل بند گلاس پیکنگ میں — خصوصی رعائت کے بعد — فرانس کے جدید اور مؤثر ترین

30ML (اونس) — 85/=

250ML — 400/=

ادویات کے معلومات کیلئے کتابچہ مفت حاصل کریں

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ پاکستان 35460 فون 212399

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	یکم جنوری	زوال آفتاب	12-12
بدھ	یکم جنوری	غروب آفتاب	5-17
جمعرات	2 جنوری	طلوع فجر	5-40
جمعرات	2 جنوری	طلوع آفتاب	7:06

جمالی نے نمایاں اکثریت سے اعتماد حاصل کر لیا وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے 30 دسمبر کو قومی اسمبلی کے 188- اراکین سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا- انتخاب وزیراعظم کے وقت انہوں نے 172 ووٹ حاصل کئے تھے- اب مزید 16- اراکین نے ان کو اعتماد کا ووٹ دیا ہے- قومی اسمبلی کے اجلاس میں مسلم لیگ ق کے پارلیمانی لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے اعتماد کے ووٹ کیلئے تحریک پیش کی- مسلم لیگ کی اتحادی جماعتوں میں نیشنل الائنس' مسلم لیگ فنکشنل' مسلم لیگ جونیجو' مسلم لیگ جناح' مسلم لیگ ضیاء' ایم کیو ایم' پیپلز پارٹی پیٹریاٹ شامل ہیں- سولہ مزید اراکین جنہوں نے اعتماد کا ووٹ دیا - ان میں پیپلز پارٹی پیٹریاٹ میں شامل ہونے والے مزید سات اراکین' پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین کے 2' مسلم لیگ (ن) کا ایک متحدہ مجلس عمل کا مزید ایک رکن بھی شامل ہے-

اپوزیشن کا سخت ہنگامہ اعتماد کا ووٹ لینے کے وقت پوائنٹ آف آڈر کی اجازت نہ ملنے پر قومی اسمبلی میں سخت ہنگامہ ہوا اور ایوان میں سخت کلامی اور مچھلی منڈی کا نظارہ پیش کیا گیا- اپوزیشن نے ہارس ٹریڈنگ کا الزام لگایا نیز ایم کیو ایم کے گورنر سندھ اور ایف بی آئی کے چھاپوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا-

ہم نے جنگ لڑے بغیر فتح حاصل کر لی صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہم نے بھارت کو جنگ لڑے بغیر شکست دے دی ہے اور بھارت نے اپنی فوجیں سرحدوں سے واپس بلالی ہیں-

وزیراعظم سعودی عرب روانہ ہو گئے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے بعد وزیراعظم سعودی عرب کے پانچ روزہ دورے پر روانہ ہو گئے ہیں- وزیراعظم بننے کے بعد یہ ان کا پہلا دورہ سعودی عرب ہے- اس دورہ کے دوران وہ عمرہ کی ادائیگی کے علاوہ شاہ فہد اور ولی عہد عبداللہ سے بھی ملاقات کرینگے-

نویں سیف گیمز 29 مارچ سے اسلام آباد میں ہونگے امسال نویں سیف گیمز 29 مارچ سے 7- اپریل تک اسلام آباد میں منعقد ہونگے- ان گیمز میں ٹیموں کی تصدیق کیلئے 25 جنوری جبکہ کھلاڑیوں کی تصدیق کیلئے 28 فروری آخری تاریخ مقرر ہوئی ہے- بھارت نے ابھی تک ان کھیلوں میں بھرپور شرکت کا عندیہ دیا ہے افغانستان کو سیف گیمز میں آٹھویں ملک کے طور پر شامل کرنے پر بھی غور ہوگا اور پاکستان ان کو ہر قسم کی معاونت اور ٹریننگ دینے کیلئے تیار ہے-

2002ء میں پاکستان کی اقتصادی صورتحال کا جائزہ 2002ء غربت بے روزگاری کے سنگین مسائل اور زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کا موجب رہا- اقتصادی لحاظ سے یہ سال پاکستان کیلئے ملے جلے رجحان کا باعث رہا- بیرونی امداد کے لحاظ سے 11 ستمبر کے واقعات کے حوالے سے یہ سال پاکستان کیلئے امید افزا رہا- تاہم امریکہ کی طرف سے ایک ارب ڈالر کے قرضہ کی معافی کے اعلان کے بغیر یہ سال گزر گیا- منصوبہ بندی کمیشن کی رپورٹ کے مطابق ملک میں غریبوں کی تعداد 4 کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے- اس وقت میں 2250 کچی آبادیوں میں پچاس لاکھ سے زائد افراد رہائش پذیر ہیں- دوران سال سٹاک مارکیٹ کا انڈکس بڑھ کر ریکارڈ کی حدود کراس کر گیا- ملکی برآمدات میں 17 فیصد اور ریونیو میں 14 فیصد اضافہ ہوا- جبکہ اشیاء صرف کے نرخوں میں 20 فیصد اضافہ ہوا- جس سے عام آدمی کی قوت خرید اتنے فیصد ہی کم ہوئی - زرمبادلہ کے ذخائر میں غیر معمولی اضافہ ہوا اور چھ ارب ڈالر سے بڑھ کر 9.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئے- امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ ہوا- عالمی مالیاتی تنظیموں نے پاکستانی پالیسیوں کی تعریف کی- تاہم عالمی بنک کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی تیس فیصد سے زائد آبادی غربت اور مفلسی کی زندگی گزار رہے ہیں-

2002ء اور پاکستانی خواتین کی بدحالی

رخصت ہونے والا سال پاکستانی خواتین کی بدحالی کا سال رہا تاہم قومی اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار 72 خواتین شامل ہوئیں- 2002ء میں پاکستان میں 13 ہزار خواتین کا قتل ہوا- اور ہزاروں کو زخمی کیا گیا پنجاب میں مجموعی طور پر 1400 خواتین کو جلا کر مارا گیا- ایک سروے کے مطابق ہر دوسری عورت ظلم کا شکار ہے- سال بھر غیرت کے نام پر قتل' اغوا' زیادتی 'اجتماعی زیادتی' چولہا پھٹنے' اور تیزاب ڈال کر جلانے کے واقعات ہوتے رہے- اس وقت ملک کی جیلوں میں 20 ہزار سے زائد خواتین مختلف جرائم میں بند ہیں- غیرت کے نام پر قتل میں سندھ پہلے اور پنجاب دوسرے نمبر پر رہا- 3400 خواتین نے تنسیخ نکاح کے دعوے عدالتوں میں کئے- 1450 خواتین گھر سے فرار ہوئیں- مجموعی طور پر 2002ء میں عورتوں کے خلاف شرح جرائم میں 200 فیصد اضافہ ہوا- (نوائے وقت لاہور)

2002ء عالمی منظر نامے کی روشنی میں

2002ء کا سال عالمی امن اور انسانی حقوق کی پامالی کے لحاظ سے یو این او کے لئے ایک سوالیہ نشان بنا رہا- دنیا کے کئی خطے امن وامان کی غیر یقینی صورتحال سے مبتلا رہے- عراق امریکہ کا مسئلہ انتہائی سنگین صورتحال اختیار کر گیا- عراق نے UNO کے اسلحہ انسپکٹروں کو معائنہ کی اجازت دی اس کے باوجود امریکہ برطانیہ کی طرف سے اسے نہ صرف دھمکیاں مل رہی ہیں بلکہ اس پر امریکی و برطانوی طیارے بمباری کرتے رہے ہیں-

فلسطینی 2002ء میں کسمپرسی کے عالم میں رہے- اسرائیل نے UNO کی قراردادوں کے باوجود فلسطینی علاقوں پر قبضہ اور ان کی بربادی اور فلسطینیوں کے قتل کا سلسلہ جاری رکھا- خودکش حملوں میں اس سال سینکڑوں اسرائیلی شہری بھی ہلاک ہوئے جبکہ اس سے کئی گنا فلسطینی اسرائیلی فوج کے ہاتھوں ہلاک کئے گئے- شمالی کوریا کا ایٹمی پروگرام عالمی سطح پر متنازعہ بن کر ابھرا اور پاکستان کو اس کے ساتھ ملوث کرنے کی کوشش کی گئی- زمبابوے پر عالمی سطح پر پابندیاں لگائی گئیں- اور دولت مشترکہ کی رکنیت منسوخ کر دی گئی- آئیوری کوسٹ میں باغیوں کے حملوں کی وجہ سے امن وامان کی صورتحال تباہ ہو گئی - نیپال میں ماؤنواز باغیوں کے ہاتھوں ہزاروں افراد قتل ہو چکے ہیں- بھارتی صوبے گجرات میں مسلم کش فسادات میں دو ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے- کشمیر میں حریت پسندوں کی کاروائیوں اور بھارتی فوج کی طرف سے ہزاروں کا قتل ہوا- افغانستان میں کرزئی حکومت کا ایک سال مکمل ہو گیا تاہم وہاں کی اقتصادی اور امن کی صورتحال دگرگوں رہی- پاکستان میں عام انتخابات ہوئے اور تین سال بعد قومی اسمبلی قائم ہوئی اور میر ظفر اللہ جمالی وزیراعظم منتخب ہوئے- مقبوضہ کشمیر کے عام انتخابات میں پہلی بار نیشنل کانگرس کو شکست ہوئی اور مفتی سعید وزیراعلیٰ منتخب ہوئے- کینیا میں 24 سال بعد اپوزیشن کی طرف سے صدر منتخب ہوا-

احمد کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائیرز
شادی بیاہ پارٹی اور ہر قسم کے فنکشنز کیلئے
ہمارے پاس تشریف لائیں-
فون: 5832655 موبائل: 0303-7558315
172-173 بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

نیا سال مبارک ہو
اللہ تعالیٰ ساری دنیا پر اپنا فضل نازل فرمائے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-211434-212434 Fax:213966:Email Shafipak@hotmail.com

600 سے زائد پیٹنٹ ہومیو ادویات بنانے والے ادارہ کی طرف سے احباب جماعت کو
نیا سال مبارک ہو
فون: 213156-214606
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو سال نو مبارک
2003ء کی جنتری و مفید طبی معلوماتی کتابچہ دواخانہ ہذا سے مفت طلب فرمائیں-
جان یونانی دواخانہ چوک بیت الہدیٰ گولبازار ربوہ- فون: 04524-213149

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61